نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

نصرت کی حقیقت

تالیف

محمد بن سرّار الیامی

ترجمہ

ابواسامہ منصور احمد مدنی

مراجعہ

محمد عرفان محمد عمر مدنی

دار الثقافہ

سرسید نگر، جرواروڈ، تلسی پور بلرامپور، یوپی (ہند)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ ٱللَّهُ ﴾

«اگر تم ان (نبی ﷺ) کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے ان کی مدد کی»

[التوبہ: ۴۰]

نبی کریم ﷺ کی نصرت کی حقیقت

تألیف

محمد بن سرّار اليامي

ترجمہ

ابو اسامہ منصور احمد مدنی

مراجعہ

محمد عرفان محمد عمر مدنی

مرکز السلام التعلیمی الخیری

جروا روڈ، ہلسی پور، ضلع بلرامپور، یوپی

نام کتاب:	حقیقۃ نصرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
تالیف:	محمد بن سرار الیامی
ترجمہ:	ابو اسامہ منصور احمد مدنی
تعداد اشاعت:	۲۰۰۰ (دو ہزار) دوسری بار
سن طباعت:	نومبر ۲۰۲۰ء
ناشر:	مرکز السلام التعلیمی الخیری جروا روڈ، تلسی پور، بلرامپور یوپی۔

ملنے کے پتے:

اسٹوڈینٹ بک ڈپو لال چوراہا، تلسی پور ضلع بلرامپور یوپی

فوزان پبلک اسکول جروا روڈ، تلسی پور، بلرامپور یوپی۔

دار السلام جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈا نگر کپل وستو، نیپال

مولانا شمیم احمد مدنی جامعہ سراج العلوم بونڈیہار، ضلع بلرامپور یوپی

فہرست عناوین

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
1	تقدیم از شیخ د. عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین	3
2	تقدیم از شیخ سعد بن سعید الحجری	6
3	مقدمہ	11
4	آغاز سخن	20
5	صدا	23
6	نصرت ومدد کے بعض مشاہد	30
7	آپ کی نصرت ومحبت میں لوگوں کی چند قسمیں	36
8	محبت کے مراتب	56
9	محبت کے اسباب	58
10	سفارشات	62
11	تنبیہ	71

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

از شیخ د. عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الجبرین

الحمد لله الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وقفى بالله شهيدا، وأشهد أن لا اله إلا الله وحده لاشريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم تسليما مزيدا.

میں نے شیخ محمد سرار الیامی کا یہ اہم کتابچہ پڑھا جو نبی کریم ﷺ کی محبت اور آپ کی سنت سے دفاع سے متعلق ہے، موصوف نے ان علامات کو بیان کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کی محبت اور آپ کو اسوہ بنانے اور آپ کے طریقے پر چلنے کی سچی تعبیر ہیں، حقیقت میں جو شخص آپ سے محبت کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ کی

شریعت کی نصرت و مدد میں انتھک کوشش کرے اور آپ کے جناب آپ کے طریقت و سنت پر بھرپور غیرت کا اظہار کرے، اور آپ کے حق کی ادائیگی میں حتی المقدور کوشش صرف کرے۔ اور اس شخص پر جو آپ کے دین کے خلاف جرأت مندی کرے اس پر اپنے سخت غیظ وغضب کا اظہار کرے، یا اسی طریقے سے جو گالیوں سے آپ پر طعن وتشنیع کرے یا آپ کی تنقیص کرے، یا آپ کی عیب جوئی کرے، یا آپ کو حقیر سمجھے، یا گری ہوئی نظروں سے دیکھے، یا اسی جیسے وہ تمام کام جو آپ کی شہرت کو داغدار کریں، یا آپ کے محبین اور متبعین کو ذلیل وخوار کرے تو ان پر سخت غیظ وغضب کا اظہار کرے۔

اسی طرح سے مولف نے نہایت کافی و شافی دلیلیں اور واقعات بیان کیا ہے اور اپنے بیان میں بہت ہی فائدے مند اور نرالا اسلوب اختیار کیا ہے اور نہایت ہی اختصار اور ایجاز کے ساتھ مراد و مقصود تک ان کی رسائی ہوئی ہے، نیز اگر وہ اسے اور مفصل اور مبسوط انداز میں بیان کرنا چاہتے تو موضوع میں اس کی گنجائش تھی۔ اللہ تعالی انہیں اس کا

بہترین بدلہ عطا کرے اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اسے نفع بخش بنائے اللہ خوب جاننے والا ہے اور بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم

عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین

عضو افتاء متقاعد /١/١٢/١٤٢٧هـ

تقدیم

از شیخ سعد بن سعید الحجري

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے رسول کی مدد کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴾ [الفتح: ۹]

«تاکہ (اے مسلمانو)، تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو اور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح وشام»۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، یہی وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کی اتباع کو اپنی توحید کے ساتھ جوڑا اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد ﷺ اس کے بندے، اور اس کے

رسول اور اولادآدم کے سردار ہیں، اللہ تعالی آپ پر اور آپ کے آل واصحاب پر اور ان تمام لوگوں پر جو قیامت تک آپ کے طریقے پر چلنے والے ہیں رحمت نازل فرمائے۔

اما بعد: یقیناہمارادین وہ دین ہے جس کے ذریعہ اللہ نے حقوق کی حفاظت فرمائی، اور نافرمانیوں کی تحریم کی ہے، اور ہر حق والے کو اس کا حق عطا کیاہے، اور حقوق کی ادائیگی پر بڑے بڑے اجر وثواب کا وعدہ فرمایاہے، اور حقوق کی عدم ادائیگی پر سخت عذاب کی وعید سنائی ہے، اسی قبیل سے اللہ نے ہمیں اپنے حق کی ادائیگی کا حکم دیاہے، اور جن لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم ہمیں دیاہے ان میں ہمارے نبی محمد ﷺ ہیں جن کے مقام و منزلت کو اللہ تعالی نے بہت بلند بنایاہے اور آپ کو ایسے فضائل سے نوازاہے جسے کسی اور مخلوق کو نہیں عطا کیا، آپ کو اللہ نے ہدایت اور دین حق دے کر ہماری طرف بھیجا، تاکہ وہ اسے تمام دین پر غالب وفائق کر دے، گرچہ کفار اسے ناپسند کریں، اللہ رب العالمین نے اس کے ذریعہ بہت سے بند دلوں کو، بہرے کانوں کو، اندھی آنکھوں کو کھولا، امت کی آپ نے مکمل رہنمائی کی، اور انہیں

ایسی روشنی میں چھوڑا جس کی رات دن کے مانند ہے، اس سے صرف ہلاک ہونے والا ہی انحراف کرے گا اور ہمارے اوپر آپ کے چند حقوق مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ آپ کی فرمانبرداری ان تمام امور میں جس کے کرنے کا آپ نے حکم فرمایا۔

۲۔ ان تمام امور سے اپنے آپ کو بچانا جس سے آپ نے منع کیا اور باز رہنے کا حکم دیا۔

۳۔ اللہ کی عبادت ہم آپ کی شریعت کی روشنی میں کریں۔

۴۔ جن چیزوں کی آپ نے خبر دی ان کی تصدیق کریں۔

۵۔ آپ کی اقتدا کریں کیونکہ آپ ہی قدوہ و نمونہ اور معلم ہیں۔

۶۔ آپ کی محبت جان، اہل وعیال اور تمام لوگوں سے زیادہ ہو۔

۷۔ عمل کے ذریعہ آپ کی سنت سے دفاع، لوگوں تک اسے پہونچانا اور اس سے دفاع کرنا۔

۸۔ لوگوں میں آپ کی سیرت کی نشرواشاعت، تاکہ وہ ہدایت کے اسباب میں سے ایک سبب ہو، اور لوگ اس عظیم رسول کی

سیرت سے آشنا ہوں۔

۹۔ آپ پر کثرت سے درود و سلام پڑھنا۔

۱۰۔ آپ کی سنت کو لازم پکڑنا، اور اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا۔

۱۱۔ دشمنوں کے اباطیل کارد کرنا جو آپ کو ایسی صفات سے متصف کرتے ہیں جس سے آپ بری ہیں۔

۱۲۔ آپ کے اخلاق کو اپنانا کیونکہ آپ اخلاق حسنہ سے متصف تھے، اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ کے بہت سارے حقوق ہیں جنہیں ہر مسلمان کو سیکھنا اور ان پر عمل کرنا چاہیئے، لوگوں کے درمیان آپ کے فضائل اور خصوصیات کو ظاہر کرنا چاہیئے تاکہ لوگ آپ کو اپنا بہترین قدوہ بنائیں۔

اور جو کچھ ہم گاہے بگاہے سنتے رہتے ہیں چاہے وہ دشمنوں کی جانب سے استہزاء یا مذاق ہو، یا آپ کی ذات کی تنقیص ہو، دشمنوں کی جانب سے یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے کیونکہ وہ تو حقیقت میں اللہ تعالی اور اسکے رسول ﷺ اور اس کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے ولیوں کے دشمن ہیں، ہر مسلمان پر یہ واجب ہے کہ وہ حتی المقدور

آپ کی مدد کرے، اور آپ کی مدد آپ کی وفات کے بعد بایں طور ممکن ہے، کہ وہ آپ کی سیرت کو بیان کرے، اور آپ کی سنت کی طرف دعوت دے، اور آپ ہی کے اخلاق سے اپنے آپ کو مزین کرے، اور آپ کے دین کی جانب سے دفاع کرے وغیرہ۔

میرے فاضل بھائی محمد بن سرار الیامی نے اس کتابچہ کو تیار کرکے کیاہی اچھاکام کیاجس کا عنوان «نبی ﷺ کی نصرت کی حقیقت» ہے اور ان سطور کی خامہ فرسائی عطاکرکے مجھے بھی شرف بخشا۔ اللہ تعالی سے دعاہے کہ اسے نفع بخش بنائے، اور انہیں بہترین بدلہ دے، اور وہ اپنے دین کی مدد کرے، اور اپنے کلمہ کو بلند وبالا کرے، اور تمام چالبازوں کے چالوں کو انہیں کی طرف پھیر دے، اور انہیں انہیں میں مشغول کردے۔

وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه

سعد بن سعيد الحجري

/١/١١٢٤٧هـ

مقدمة

تمام تعریف اللہ رب العزت کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے، آسمانوں اور زمینوں کو قائم رکھنے والا، تمام مخلوق کا مدبر، اور تمام رسولوں (ان سب پر اللہ کی رحمتیں اور اس کا سلام نازل ہو) کو انسانوں کی طرف ان کی ہدایت اور دین کے قوانین کو بیان کرنے کے لئے ٹھوس اور واضح دلیلوں کے ساتھ بھیجنے والا ہے، میں اس کی تمام نعمتوں پر اس کی تعریف کرتا ہوں، اور مزید اس کے فضل و کرم کا خواستگار ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تنہا زبردست کریم اور بہت بخشنے والے اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے، رسول اور اس کے حبیب و خلیل ہیں۔ جو تمام مخلوقات میں سب سے افضل ہیں، جن کی قرآن عطا کرکے عزت افزائی کی گئی ہے، جو ہر زمانہ میں

ایک دائمی اور ابدی معجزہ ہے، ساتھ ہی راہ ہدایت کے طلبگاروں کے لئے روشن سنتوں سے نوازے گئے، بالخصوص جوامع الکلم اور سماحت دین سے۔ اللہ کی رحمتیں اوراس کی سلامتی آپ پر نازل ہو اور تمام انبیاء ومرسلین اور ان تمام کے آل اور تمام نیک لوگوں پر نازل ہوں۔

امابعد: اے میرے فاضل مسلمان بھائیو! ہمارا موضوع سخن ایک ایسی ذات قدسی کے متعلق ہے جو اس روئے زمین پر ظہور پذیر ہونے والوں میں سب سے بہترین اور افضل ہے۔ اس احساس کو شاعر نے یوں اظہار کیا ہے:

ذَكرِيَــــاتٌ مَــــعَ الرَّسُــــولِ وَشَــــوقٌ
يَــــستَثِيرُ الــــشَجُونُ مِنــــهُ الأَجَــــلَّا
كُلَّــــمَا مَــــرَّ ذِكــــرُهُ فِي فُــــؤ دِي
قَــــالَ قَلبِــــي المُحــــبّ: أَهْــــلاً وَسَــــهْلاً

رسول کے ساتھ یادیں اور اشتیاق لقا آپ کے گم گشتہ غم واندوہ کو بھڑکا دیتے ہیں۔ جب جب میرے دل میں آپ کا ذکر ہوا میرے چاہنے والے دل نے کہا خوش آمدید ہو۔

اے ہمارے رب.. اے عظیم جود وسخا والے.. اہل دنیا میں سے جس کے شریف النسل ہونے کی شہرت عام ہو جائے تو لالچی نگاہیں اس کے پیچھے پڑ جاتی ہیں، اور جستجو کرنے والوں کی زینیں سج کر اس کی طرف رواں دواں ہو جاتی ہیں، اور ضرورت مندوں کی امیدیں اس سے وابستہ ہو جاتی ہیں، اور تو، تو اے ہمارے رب! نہایت عظیم و کریم ہے، اور نہایت حکیم و سخی ہے، تیری سخاوت کے ساحل کی کوئی حد نہیں، اے ہمارے رب! بیشک تو جانتا ہے کہ ہماری محتاجی کو صرف تیری سخاوت ہی دور کر سکتی ہے، اور ہماری ضروریات کو صرف تیرا کرم ہی پورا کر سکتا ہے، اور ہماری پریشانیوں کو صرف تیری لطف ومہربانی ہی دور کر سکتی ہے، اے

میرے اللہ! تیری مغفرت کی بشارتیں ہی ہماری عظیم سیاہ کاریوں کو ڈھک سکتی ہیں، اور تیری تیز سہولتیں وآسانیاں ہی ہماری عظیم تنگیوں پر ہی غالب آسکتی ہیں، اے طاقت والے! اے قدرت والے! اے اللہ! تو درود وسلام نازل فرما ہمارے نبی محمد بن عبد اللہ اور آپ کے آل واصحاب پر۔

اے اللہ زندہ ونگہبان! تو ایسے ہی درود وسلام نازل فرما نبی معصوم پر جب تک ستارے روشن ہوں اور بدلیاں ابر آلود ہوں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝١٢٨ ﴾ [التوبة ١٢٨]

« تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں، جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گذرتی

ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں، ایمان والوں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں »۔

﴿ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴾ [الاحزاب: ۲۱]

« یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالی کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالی کی یاد کرتا ہے »۔

بیشک ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ تھا.. وہ ہم پر بڑے مہربان تھے.. مگر وہ لوگ جن پر آپ کی عظمت ورفعت غالب آگئی وہ سب کے سب معذور ہیں.. تو کونسا ایمان؟ کونسا عزم وحوصلہ؟ کونسی روشنی؟ کونسا صدق وصفا؟ کونسی پارسائی؟ اور کونسی صفائی ستھرائی؟ کونسی خاکساری .. کونسی محبت.. اور کونسی وفاداری؟۔ یقیناً کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

نَسِيناَ فِي وِدَادِكَ كُلَّ غَالٍ
فَأَنتَ الْيَوْمَ أَغْلَى مَالَدَيْنَا

آپ کی محبت میں ہم نے تمام قیمتی چیزوں کو بھلادیا، آج ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے آپ اس سے کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔

نُلَامُ عَلَى مُحَبَّتِكُم وَيَكْفِي
لَنَا شَرْفٌ نُلَامُ وَمَا عَلَيْنَا

آپ کی محبت پر ہم ملامت کئے جاتے ہیں اور یہ ہمارے عزوشرف کے لئے کافی ہے کہ ہمیں آپ کی محبت کے بارے میں ملامت کی جائے، ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

وَلما نَلْقَكُمْ لَكِنَّ شَوْقًا
يَذْكُرُنَا فَكَيْفَ إِذَا الْتَقَيْنَا

ابھی ہم نے آپ سے ملاقات نہیں کی ہے لیکن اشتیاق

ملاقات ہمیں آپ کی ستاتی ہے، ہم نہیں جانتے ہیں کہ ہمارا کیا حال ہو گا جب ہم آپ سے ملاقات کریں گے۔

تُسَلِّى النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَإِنَّا
لَعَمَرَ اللهِ بَعْدَكَ مَا سَلَّيْنَا

لوگ دنیا سے تسلی حاصل کرتے ہیں اور اللہ کی قسم ہم نے تو آپ کے بعد کوئی تسلی نہیں پائی۔

اے معزز نیک لوگو! یقیناً یہ نبی ﷺ ہیں طبیعتیں اور الہام فنا ہو جائیں، اور آپ کے بارے میں چرچا کرنے والے اور آپ کی عظمت کی صدا لگانے والے لگاتے رہیں، دوات و قلم ختم ہو جائیں، تو سارے کے سارے ایسے ہی ہونگے جیسے کہ گویا وہ اپنی جگہ سے جنبش ہی نہیں کئے، اور نہ ہی ان کی زبان درست بات کے ساتھ حرکت میں آئی یعنی وہیں کے وہیں ٹھہرے رہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

وَعَلَى تَفَنُّنِ مَادِحِيهِ بِوَصْفِهِ
يَفْنِي الزَّمَانُ وَفِيهِ مَالَمْ يُوصَفِ

آپ کی نوع بنوع خوبیوں کو بیان کرنے والوں پر زمانہ ختم ہو جائے گا، لیکن آپ کی بہت ساری خوبیاں احاطہء بیان سے باہر رہ جائینگی۔

آپ کی ہمت طلب وقصد کی شکل میں اللہ سبحانہ وتعالی سے جڑی ہے، اسی لئے اسی غایت پر آپ کی ہر سانس کو اللہ نے قائم کیا ہے ۔ تو لوگوں نے آپ کی پاکیزگی، اور عفت وعصمت کو دیکھا.. اورآپ کی امانت واستقامت کا مشاہدہ کیا .. اور آپ کی دلیری وبہادری کانظارہ کیا، اور آپ کی عظمت، بلندمرتبہ، نرم خوئی، عقل ودانش اور زبان وبیان کو دیکھا، اور لوگوں نے آپ کی سچائی کامشاہدہ کیا، جو بوقت چاشت سورج کے چمکنے کے مانند چمک رہی تھی اور ماہتاب کی طرح سے روشن ودرخشندہ تھی اور دن کی

طرح سے واضح اور چمکدار تھی جیسا کہ شاعر نے یوں نقشہ کھینچا ہے:

يَــرُوحُ بِــاَرْوَاحِ الْــمَحَامِدِ حَــسنُها
فَيَرقِــي بِهَــافِي سَــامِيَاتِ الْــمَفَاخِرِ

حمد وتعریف کی ہواؤں کے ساتھ اس کے حسن باد نسیم کے مانند چلتے ہیں پھر وہ اعمال حمیدہ اور اوصاف جمیلہ کے آسمانوں میں لے کر چڑھتے ہیں۔

آپ کا مطلوب و مقصود توحید تھا.. تقوی وپرہیز گاری آپ کی سواری تھی.. ہر مسلم مرد وعورت پر آپ کا حق ہے کہ آپ اس کے محبوب ہوں آپ کی محبت اس کے گوشت وپوست میں سرایت کر جائے، اور ہڈی میں پیوست ہو جائے .. آپ ﷺ کی محبت دلیل ایمان.. اور آپ کی سنت پر عمل دلیل احسان ہے.. آپ کی محبت عبادت ہے.. آپ کی محبت فرض کردہ اطاعت وفرمانبرداری ہے.. آپ کی محبت نور، اثر اور فرح وسرور ہے.. ۔

آغاز سخن

ذرائع ابلاغ سے ہمیں ایسی خبر موصول ہوئی جس نے ضمائر کو ٹھیس پہونچایا، احساسات کو جھنجھوڑدیا.. ،دلوں کو دکھ پہونچایا.. ہاں.. اللہ کی قسم.. یہ کھلی ہوئی گالی ہے ، ناپسندیدہ حرکات واشارات ہیں، اور بھونڈی آوازہے.. اللہ کے رسول محمد بن عبد اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کو غم وتکلیف دینے کی ٹائیں ٹائیں کرتی ہوئی آوازیں ہیں، جس نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کو اذیت پہنچائی.. اس نے درحقیقت ہمیں اذیت پہنچائی.. اور یہ بہت بڑی اذیت ہے.. ۔

یہ اذیت چاہے بلا واسطہ سب وشتم کے ذریعہ ہو یا بالواسطہ کسی اخبار ، میگزین یا کتاب میں خاکہ (کارٹون)سازی کرکے ہو یا کسی مقالہ یا لکچر کے ذریعہ ہو۔۔۔ یا اشارہ وکنایہ میں ہو یا لعن وطعن کے ذریعہ ہو۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ﴾ [آل عمران۱۸٦]

«یقیناً تمہارے مالوں اور جانوں سے تمہاری آزمائش کی جائیگی اور یہ بھی یقین ہے کہ تمہیں ان لوگوں کی جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور مشرکوں کی بہت سی دکھ دینے والی باتیں بھی سننی پڑیں گی اور اگر تم صبر کرلو اور پرہیز گاری اختیار کرو تو یقیناً یہ بہت بڑی ہمت کا کام ہے»۔

اور یقیناً آپ محو حیرت ہونگے کہ بہت سارے مسلمانوں کی غیرت مرچکی ہے انہیں کوئی درد نہیں، سوزش دل نہیں، اور اشکوں کے ساتھ رونا نہیں..،

آئے دن حادثے پیش آرہے ہیں، اور واقعات رونما ہورہے ہیں، لیکن اس جمود میں جنبش نہیں، یہ وہ خطرہ ہے جو بندے کے

عقیدے کو دھمکاتا ہے...

اس مختصر کتابچہ کے ذریعہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نصرت کی حقیقت کو میں پیش کر سکوں، جو در حقیقت آپ کے حقیقی محبت کے اندر پوشیدہ ہے، جس محبت کا تقاضہ ہے کہ آپ کے خبروں کی تصدیق کی جائے، آپ کے حکم کی فرمانبرداری کی جائے، اور آپ کی منع کردہ چیزوں سے اجتناب کیا جائے۔

پیارے بھائیو! واضح ہو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نصرت کے اکمل واتم طریقوں میں سے ہے کہ آپ سے سچی محبت کی جائے، اور آپ کی دفاع میں آپ کو جان ومال اولاد سب پر مقدم کیا جائے، یہی حقیقت میں نصرت کی حقیقت ہے۔ مجھے اور آپ سب کی یہ امید ہے کہ ہم لوگ ان لوگوں میں سے ہوں جسے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہو۔

صدا

اے مسلمانو! نبی ﷺ سے پہلے تم سب گہری نیند میں تھے.. عظیم نادانی وجہالت میں تھے.. اور ہر قسم کے کفر میں تھے۔

اخلاق سے عاری تھے۔

آداب سے نابلد تھے۔

سلوک سے نا آشنا تھے۔

شجاعت وبہادری سے ناواقف تھے۔

مال وزر سے دیوالیہ تھے۔

انجام کار سے بے خبر تھے۔

اللہ نے تمھیں آپ ﷺ کے ذریعہ مالدار بنایا.. تو تم سب مامون ہوگئے اور ایمان لے آئے۔ تمہارے اخلاق وکردار عظیم ہوگئے ، اور تمہارے اخلاق وآداب خوب تر ہوگئے ،اور تمہارے

سلوک وکردار آزاد لوگوں کے سلوک وکردار ہو گئے، اور تمہارے رفتار کی کوئی علامت نہ تھی سوائے اس علامت کے .. جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ﴾ [طٰہٰ:۸۴]

« اور میں نے اے رب! تیری طرف جلدی اس لئے کی کہ تو خوش ہو جائے »

اور اہل ایمان کا انجام بہتر وکامل انجام ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ مَنْ عَمِلَ صَٰلِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُۥ حَيَوٰةً طَيِّبَةً ﴾ [النحل: ۹۷]

« جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن باایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے »

نبی کریم ﷺ گمراہی کے بعد ہدایت لے کر آئے جیسا کہ

عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَتَـــى بِالهُـــدى بَعْـــدَ الْعَمَـــى فَقُلُوبُنَـــا
بِـــهِ مُوقِنَـــاتٌ أَنْ مَـــا قَـــالَ وَاقِـــعُ

گمراہی کے بعد آپ ہدایت لے کر آئے تو ہمارے دل اس پر یقین کرنے والے ہیں، جس کی بھی آپ نے خبر دی ہے وہ ضرور وقوع پذیر ہونے والی ہے۔

ہمارے رسول ﷺ ذی شان تاریخ... اور فخر نو لائے...

جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

تَارِيخُنَـــا مِـــنْ رَسُـــولِ الله مَبْـــدَأهُ
وَمَـــا عَـــدَاهُ فَـــلَا ذِكْـــرٌ وَلاَ شَـــانٌ
وَالـــدَّهْرُ مُـــشْتَاقٌ وَأُمـــةُ أَحمَـــدَ
يَتَهَيَّـــأُ التَـــارِيخُ لِإِســـتِقْبَالِهَا

ہماری تاریخ کی شروعات رسول اللہ ﷺ سے ہے اور جو اس کے علاوہ ہیں نا تو وہ قابل ذکر ہیں اور نہ ہی ان کی کوئی شان ہے۔

زمانہ مشتاق ہے اور تاریخ، امت محمد کے استقبال کی تیاری کر رہی ہے۔

رحمت ... نیکی اور احسان کی تاریخ... عفو درگذر، محبت، حرص وطموح اور ایمان کی تاریخ... ۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو حق گوئی اور اللہ تعالی کی مخلوق پر شفقت ومہربانی کی تعلیم دی... ۔

اللہ رحمت نازل فرمائے اس عظیم، بردبار، قدوہ اور رہنما پر...

اور سلامتی نازل فرما اس نعمت پر اور کیا ہی خوب مکرم ہے یہ...۔

اور برکت نازل فرما اس رہنما بشر پر اور کیا ہی معزز ہیں...۔

اپنے محبوب کے لقا کے وقت ایک والہانہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کے بارے میں کیا کہے گا...؟

مخلوق کے سردار کے مدرسے کا طالب کیا کہے گا...؟

یقیناچاہنے والے کے اختیار میں صرف اشک ہے ایسے مقامات پر اور فرمانبرداری اور تسلیم ورضا ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

وَكُنتُ إِذَا مَا اشْتَدَّ بِي الشّوقُ وَالأَسَى
وَكَادَتْ عُرَى الصَّبرِ الجَمِيلِ تَفَصَّمُ
أُعَلِّلُ نَفْسِي بِالتلَاقِي وَقُرْبِهِ
وَأُوهِمُهَا لَكِنَّهَا تَتَوَهَّمُ

اور میں جب جب میرا شوق دیدار اور ناامیدی تیز وسخت ہوجاتی اور قریب ہوتاہے کہ صبر جمیل کی رسیاں ٹوٹ جائیں۔

تو اپنے نفس کو میں آپ سے عنقریب ملاقات کا دلاسہ دیتا ہوں، اور آپ کی ملاقات کی قربت کا میں اسے گمان کراتا ہوں لیکن وہ وہم وتردد کا شکار ہوجاتی ہے۔

کیاہی حسین ہے نام اور نام والا...۔ جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

فَذُو العَرْشِ محَمُودٌ، وَهَذَا محُمدٌ

عرش والا محمود ہے اور یہ محمد ہے۔

اور کیا ہی دلکش اتباع اور پیروی ہے، جیسا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

﴿ حَنِيفًاۖ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ ﴾ [البقرہ: ۱۳۵]

«خالص اللہ کے پرستار تھے اور مشرک نہ تھے»

پھر جن چیزوں کی آپ نے خبر دی اس کی تصدیق... اور جن کے کرنے کا حکم دیا اس کی بجا آوری اور جن چیزوں سے روکا اور منع کیا اس سے اجتناب و گریز آپ ﷺ کی محبت کی عظیم علامتوں میں سے ہے۔

اے نیک لوگو! میرا کوئی جرم نہ ہو گا اگر میں آسمان کے چودہویں چاند سے کہوں، اے چاندوں کا چاند زندہ باد۔

اور مجھ پر کوئی بات نہیں اگر میں سورج سے کہوں خوش آمدید

ہو اس شخص پر جس سے تاریکیاں روشن ہو گئیں، آسمان مزین ہو گیا۔

اور مجھ پر کوئی بات نہیں... اور اللہ کی قسم اس سلسلے میں یہی راستہ ہے... کیسے...؟ وہ محمد ﷺ ہیں... سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

کیسے...؟ وہ محمد ﷺ ہیں... خلق عظیم پر فائز ہیں...۔

کیسے...؟ وہ محمد ﷺ ہیں... درست منہج والے ہیں۔

کیسے...؟ وہ محمد ﷺ ہیں... عدل وانصاف والے... بِر اور احسان والے... اور اکرام واحسان والے ہیں۔

اے اللہ! تو درود وسلام اور برکت نازل فرما محمد بن عبد اللہ اور آپ کے آل واصحاب اور تمام آپ سے دوستی کرنے والوں پر۔

نصرت و مدد کے بعض مشاہد

۱۔ انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا موقف جس وقت احد کے میدان میں اصحاب رسول ﷺ آئے اور ان میں سے بعض اس خبر سے متاثر ہوگئے جو نبی کریم ﷺ کے قتل کے سلسلے میں شائع ہوئی تھی۔ تو انس بن نضر نے فرمایا:

کس چیز نے تمھیں یہاں افسردہ بٹھا رکھا ہے؟

لوگوں نے جواب دیا: رسول اکرم ﷺ کے قتل کی خبر۔

انس بن نضر نے کہا: اس کے بعد اس زندگی کو کیا کروگے؟ اٹھو! اور اسی پر قربان ہوجاؤ جس پر رسول اللہ ﷺ قربان ہوئے۔ (اصل واقعہ بخاری میں ہے اور ابن ھشام نے مکمل واقعہ ۳/۳۰ میں ذکر کیا ہے)

۲۔ حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کا موقف جس وقت ان کے

سینے میں نیزہ گھونپا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ اکبر! کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ (اصل واقعہ بخاری میں ملاحظہ فرمائیں)

۳۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف حالات وظروف کی سختی وناخوشگواری اور نبی کریم ﷺ کی وفات کے باوجود لشکر اسامہ بن زید کو بھیجنے کا حکم نافذ کرنا، اور اہل ایمان کا اس پر سخت تعجب کا اظہار، بلکہ اس موقف کے ناسازگاری اور خطرات کے سلسلے میں بعض اہل سیر نے یہاں تک کہہ دیا کہ شہر مدینہ رسول کی وفات کے بعد اپنے باشندگان پر تنگ ہو گیا۔ (مکمل واقعہ تاریخ طبری ۳/ ۲۲۳ میں ملاحظہ فرمائیں)

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو بکر کی جان ہے اگر مجھے یہ گمان ہو جائے کہ درندہ مجھے اچک لے گا پھر بھی میں جیسا کہ آپؐ نے حکم دیا ہے اسی کے مطابق لشکر اسامہ کو ضرور بھیج کر رہوں گا، اور گرچہ گاؤں میں میرے سوا کوئی اور نہ بچے پھر بھی میں اس امر کو ضرور نافذ کروں گا۔

۴۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف مرتدین کی جنگ میں، اور اسی طریقہ سے نہایت ناساز گار حالات میں اسلام اور اہل اسلام گذرے ہیں....۔

اسی کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی نصرت ومدداور آپ کے دین کی مدد کے لئے ابو بکر صدیق پرجوش ہوکر کہہ پڑے «**والله لو منعوني عقالا كانوا يودونه إلى رسول الله ﷺ لقاتلتهم على منعه**» اللہ کی قسم! مجھ سے اگر ایک رسی بھی روک لئے جسے وہ رسول ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے ان کے روکنے پر قتال کروں گا۔(مسلم)

بلکہ جیسا کہ امام طبری نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ جس وقت وہ بعض مرتدین قبائل سے جنگ میں شرکت کے لئے نکلے تو یوں فرمایا میں اپنی جانی مدد بھی تم لوگوں کو عطا کروں گا، اسے ابن الاثیر نے اپنی کتاب «کامل» میں اور ابن کثیر نے

«البدایہ والنہایہ» میں ذکر کیا ہے۔

۵۔ تحویل قبلہ کے وقت رسول اکرم ﷺ کے حکم کی فوری بجاآوری میں صحابہ کرام کا موقف اور ان کا آپ کے حکم کی فرمانبرداری میں آپ کے لئے ان کی فوری نصرت ومدد۔

٦۔ شراب کی حرمت کے وقت شراب کے انڈیلنے میں فی الفور صحابہ کرام کا موقف، اور فوراًاطاعت وفرمانبرداری آپ کی نصرت کی معانی میں سے ہے۔

۷۔اس خاتون کا موقف جو آپ کے پاس اپنی بیٹی کو لے کر آئی جس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیاتم اس میں زکاۃ دیتی ہو؟ خاتون نے جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا: کیاتم اس بات سے خوش ہو کہ بروز قیامت اللہ تمہیں ان دونوں کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے؟

راوی کہتے ہیں: اس خاتون نے ان دونوں کنگنوں کو نکالا اور آپ کی طرف رکھ دیا اور کہا یہ دونوں اللہ عزوجل اور اس کے

رسول کے لئے ہیں (ابو داود)

۸۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا موقف اور نبی اکرم ﷺ کی سلامتی کی توجہ وعنایت باوجود اس کے کہ وہ اپنی زندگی کی آخری سانس لے رہے تھے اللہ تعالی ان سے اور وہ اللہ سے خوش ہوں، اور نبی ﷺ نے احد کے دن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو، حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس لانے کے لئے بھیجا، تو زید نے انہیں حالت نزاع میں پایا اور ان پر ستر زخموں کے نشان تھے۔ زید نے جب نبی کریم ﷺ کا پیغام سعد تک پہنچا دیا، تو سعد نے یہ کہتے ہوئے زید کو وصیت کی، کہ میری قوم انصار سے یہ کہہ دو، کہ اللہ کے پاس تمہارا کوئی عذر نہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چھٹکارا حاصل کیا جائے اور تجھ میں تمہاری پلکیں حرکت کرتی رہی ہوں۔ زید فرماتے ہیں: اور پھر آپ کی روح پرواز کر گئی۔ (یہ واقعہ مستدرک حاکم میں ملاحظہ فرمائیں) اور میرے رب کی قسم یہی حقیقی نصرت وتائید ہے۔ اے محبت کرنے والو غور کرو....۔

۹۔ آپ پر فدا اور آپ کے لئے نصرت (آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں) میدان احد میں کہ ایک ہی مشہد میں گیارہ موقف سے تجاوز کر گئے۔ (پورا واقعہ امام نسائی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

۱۰۔ میدان احد میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا موقف: امام بخاری نے قیس سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ شل زدہ ہاتھ دیکھا جس کے ذریعہ انہوں نے جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا تھا، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس نصرت کی تعریف کرتے اور روتے ہوئے کہتے: « وہ سارا کا سارا طلحہ کا دن تھا» ۔ یہ دس مواقف ہیں اس کے علاوہ اور بھی زیادہ شامل وکامل مواقف ہیں میں نے کم سے کم بیان کرنے کی رعایت کی ہے نیز اس کا بھی خیال کیا کہ اس کی وجہ سے لوگ تھک اور اکتانہ جائیں۔

آپ کی نصرت و محبت میں لوگوں کی چند قسمیں

آپ کی محبت کے تعلق سے لوگ مختلف گروہ اور جماعتوں میں منقسم ہیں، لیکن سب سے بہترین جماعت وہ ہے جو آپ سے محبت افراط و تفریط سے بالاتر ہو کر معتدل اور مسنون طریقے سے کرتی ہے، یہ اہل سنت والجماعت کی جماعت ہے جن کی بصیرتوں کو اللہ تعالی نے منور اور نفوس کو صاف اور پاکیزہ بنایا ہے۔ یہ لوگ اللہ کے رسول ﷺ سے اور آپ کے تمام نیک پیروکاروں سے محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

«لَا يُؤمِنُ أَحَدُكُم حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجمَعِين»

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب

تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

اے محبت رسول کے دعویدار! اے وہ شخص کہ تونے یہ گمان کیا کہ تو رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہے کیا اس آیت ﴿ وَأَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ ﴾ کو یاد نہیں کیا؟، اور اس آیت ﴿وَإِن تُطِيعُوهُ تَهۡتَدُواْۚ﴾ کو نہیں یاد کیا؟ اور کیا آپ کی اس حدیث «مَن أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ الله» کو یاد نہیں کیا؟۔

يَا مُدَّعِي حُبَّ طَهٰ لاَ تخَالِفُهُ
اَلْخُلْفُ يحْرُمُ فِي دُنيَا الْمُحِبِّينَ
أَرَاكَ تَاخُذُشَيئاً مِن شَرِيعَتِهِ
وَتَتْرُكُ الْبَعْضَ تَهْوِينًا وَتَدْوِيْنًا

اے طٰہ کی محبت کا دعویدار اس کی مخالفت نہ کر، اس لئے کہ

مخالفت کرنے والا دنیائے محبین میں محروم گردانا جاتا ہے۔ میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ ان کی شریعت میں سے تو بعض کو لیتا ہے اور بعض کو سستی و کاہلی کی وجہ سے ترک کر دیتا ہے۔

اللہ عزوجل کا قول ہے:

﴿ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣١﴾ ﴾ [آل عمران آیت: ۳۱]

«اے نبی! کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالی بڑا بخشنے والا مہربان ہے»۔

رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم نے اپنے بعد اپنا کوئی بیٹا نہیں چھوڑا جو آپ کی چادر کا وارث بنے، بلکہ اپنے بعد اس روئے زمین پر ایسی نسلوں کو باقی چھوڑا جو آپ کے جھنڈے کو بلند کریں، اور لیکن ہم سب کے سب آپ کے آل اور وارثین ہیں۔

اے محبت کرنے والو! محبت انسان اور اس کی ہمت کی صریح دلیل ہوتی ہے، تو جو شخص اللہ اور اس کے رسول کو اپنا محبوب سمجھتا ہے اس کی ہمت نہایت بلند اور اس کے مقاصد واہداف نہایت قیمتی ہوا کرتے ہیں، اور وہ ان لوگوں میں سے ہوتا ہے جن کے بارے میں کہا گیا ہے «جن سے اللہ نے محبت کی اور انہوں نے اللہ سے محبت کی» اور جو شخص کسی بھی چیز سے محبت کرتا ہے تو کثرت سے اس کا ذکر کرتا ہے، اور اسے یاد کرتا ہے۔ سو جو شخص مال سے محبت کرتا ہے تو اس کا پیشوا قارون ہے، اور جاہ و حشمت سے محبت کرتا ہے اس کا پیشوا ولید بن مغیرہ، اور جنہوں نے دوشیزاؤں اور مدہوش کرنے والی چیزوں سے محبت کی تو ان کا پیشوا قیس ہوا۔

آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالی ہماری اور آپ سب کی راہ حق کی جانب رہنمائی فرمائے۔ جس شخص کا دل کسی چیز سے معلق ہو اللہ تعالی اسے اسی چیز کی طرف پھیر دیتا ہے وہ چیز چاہے حقیر ہو یا عظیم۔

حب نبی ﷺ کی بعض نشانیاں

محبت رسول کے لئے ضروری ہے کہ کچھ نشانیاں اور براہین ہوں، ورنہ وہ مجرد ایک دعوی ہوگا، جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

وَالـــدَّعَاوِی مَـــالَمَ یُقِیمُـــوا عَلَیْهـــاَ
بَیِّنَـــاتٍ أَصْـــحَابُهاَ أَدْعِیَـــاءُ

وہ محض دعوے ہیں جن پر دلیلیں قائم نہ ہوں اور اس کے دعوی کرنے والے محض دعویدار ہیں۔

اگر ہر شخص کے دعوے کو بلا دلیل مان لیا جائے، تو مطمئن اور آسودہ شخص اپنے لئے پریشانی اور سوزش باطن کا دعوی کرنا شروع کر دے گا۔ اور ایک قوم دوسری قوم کے مال ہڑپ جائے گی اور ان کا خون بہائے گی۔ لیکن اللہ تعالی نے دعویدار پر دلیل، اور انکار کرنے والے پر قسم مقرر کیا ہے۔ تو جو نبی کی محبت کے دعویدار ہیں

ان پر دلیل وبرہان واجب ہے اور جو اس پر دلیل نہ لائیں وہ بدترین جھوٹے ہیں۔

کتنے ایسے ہیں جو اللہ کے رسول ﷺ سے زبانی محبت کا دعوی کرتے ہیں اور اللہ تعالی کو اپنے داخلی کیفیت پر گواہ بھی بناتے ہیں، حالانکہ ان کے عملی زندگی میں رسول پاک کی محبت کی جھلک بھی نہیں ہوتی ہے، اللہ کی پناہ۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ﴾ [آل عمران آیت: ۳۱]

اے نبی! کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا۔

اے باعزت ونیک بخت! آپ ؐکی محبت کی دلیلیں اور عظیم علامتیں آپ کی سنت کی پیروی ہے تو جو شخص قولی اور عملی اور

اعتقادی، ظاہری وباطنی دعوتی اعتبار سے آپ کی سنت کی پیروی نہ کرے تو وہ بہت بڑا جھوٹا ہے۔ جسے دنیا نے دیکھا ہے، اور نہایت بڑا حیلہ پرور ہے جسے تاریخ نے دیکھا ہے۔ جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

حُبُّ الرَّسُولِ تمَسُّكُ بِشَرِيعَةٍ

غَرَّاءَ فِي الإِسْرَارِ وَالْإِعْلَانِ

رسول کی محبت خلوت وجلوت میں آپ کی روشن شریعت کو مضبوطی سے پکڑنا ہے۔

نیز آپ کی محبت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے، آپ سے ملاقات کے لئے وفور شوق اور والہانہ تڑپ، اور آپؐ پر درود وسلام پڑھنا، اور آپ کے لئے کھجور کے تنا کا آپ کے لئے بلبلا کر رونا، اور اگر آپؐ اس پر ہاتھ نہ پھیرتے اور اس کے لئے دعا نہ فرماتے تو وہ خاموش نہ ہوتا۔ (بخاری)

اور پرندوں نے آپ سے مدد چاہی، جیسا کہ ابن مسعود رضی

اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت تلے تھے، انصار کا ایک شخص گیا اور پرندہ کے ایک چوزہ کو پکڑ لے آیا اور آکر بیٹھ گیا، اتنے میں چوزہ کی ماں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر گردش کرنے لگی، اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر اور آپ کے عمامہ پر پھڑ پھڑانے لگی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ هٰذه تَشْكُوا إِليَّ، فَمَن أَخَذَ فَرَاخَهَا؟ مَن أَخَذَ فَرَاخَهَا» یعنی «یہ مجھ سے شکایت کر رہی ہے تو کون ہے جس نے اس کے چوزے کو پکڑا ہے؟ کون ہے جو اس کے چوزے کو پکڑا ہے» ؟ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: «رُدَّ عَلَيْهَا فَرَاخَهَا» اس کا چوزہ اس کو واپس کر دو۔ جب انہوں نے چوزہ واپس کر دیا، تو وہ اڑی اور نکل کر واپس جاکر اپنے گھونسلے میں بیٹھ گئی۔ جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

جَـــاءَ تْ إلَيـــهِ حَمَامَـــةٌ مُـــشْتَاقَةٌ

تَـــشْكُوا إِلَيـــهِ بِقَلْـــبٍ صَـــبٍّ وَاجِـــفٍ

مَـــنْ أَخْـــبَرَ الوَرْقَـــاءَ أَنَّ مَكَانَـــهُ

حَـــرَمٌ وَأَنَّـــكَ مَلْجَـــاءٌ لِلْخَـــاءِفِ

آپ کے پاس مشتاق کبوتری آئی، جو آپ سے اپنے محبت کرنے والے مضطر وپریشان دل سے شکایت کررہی تھی۔ ورقاء کو کس نے خبر دی کہ ان کا ٹھکانہ حرم ہے، اور آپ ہر خائف وسہمے کے لئے جائے پناہ ہیں۔

اللہ عزوجل کے بعد: یہی وہ آپ کا اشتیاق اور آپ سے لقا ودیدار کی محبت ہے، آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں، اور یہی وہ حب مطلق ہے جسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جانتے تھے۔

یہ مذکور ہے کہ صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ

کے رسول ﷺ اللہ کی قسم میں آپ سے اپنے اہل ومال اور بچے اور اپنی جان سے زیادہ محبت کرتا ہوں، اور اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ کو یاد کرتا ہوں اور میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو فورا اس قصد سے نکل پڑتا ہوں کہ آپ کے چہرے کا دیدار کروں ۔ اور اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کی وفات ہو جائے گی، اور میں بھی مر جاؤں گا، تو آپ جنت میں داخل ہونگے، پھر اللہ تعالی آپ کو نبیوں کے ساتھ بلند وبالا مقام میں اٹھالے گا، اور اگر میں جنت میں داخل ہو بھی گیا تو نچلے مقام میں ہوں گا۔ تو میں آپ کا دیدار کیسے کروں گا؟ تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔

پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّٰلِحِينَ ۚ وَحَسُنَ

أُوْلَـٰٓئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ﴾ [النساء: ٦٩]

«اور جو بھی اللہ تعالی کی اور رسول ﷺ کی فرمانبر داری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ہے، جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین لوگ ہیں»۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے ان پر اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

آپ کی محبت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کی شریعت پر اعتراض کرنے اور آپ کی سنت کا مذاق اڑانے سے باز رہا جائے آپ کی شریعت میں سب سے بڑا مقام «لا إله إلا الله» کا ہے، اور سب سے کمتر مقام راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے، حالانکہ وہ بھی فضیلت میں کم نہیں۔

جس کسی شخص نے یہ جان لینے کے بعد کہ یہ سنت ہے، اس میں سے کسی بھی چیز کا مذاق اڑایا تو وہ کافر ہے۔ تلوار سے جس کی گردن مار دی جائے اور اس کا خون بہانا حلال ہے جیسا کہ اللہ تعالی

فرماتا ہے:

﴿ قُلْ أَبِٱللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ وَرَسُولِهِۦ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا۟ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ ﴾ [التوبة: ٦٥، ٦٦]

« کہہ دیجئے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں؟ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے ہو »۔

اور فرمایا:

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ ﴾ [النساء: ٦٥]

« سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی

اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبر داری کے ساتھ قبول کر لیں»۔

شاعر ابو العلاء المعری کہتا ہے:

يَـــدٌ بِخَمـــسَ مِئَـــينِ عَـــسْجَدٍ فُـــدِيَتْ
مَابَالهُـــاَ قُطِعَـــتْ فِي رُبَـــعِ دِيْنَـــارِ
تَنَـــاقُضٌ مَالَنَـــا إلاَّ الـــسُّكُوتُ لَـــهُ
وَنَـــسْتَعِيذُ بِمَوْلَانَـــا مِـــنَ الْعَـــارِ

پانچ سو قیمتی موتی و یاقوت جیسا ہاتھ قربان کر دیا جائے، اس ہاتھ کا کیا ہو گا جسے محض ایک چوتھائی دینار کے عوض کاٹ دیا جائے۔

یہ ایسا تناقض ہے جس پر ہمارا صرف خاموش رہنا ہے اور ہم اپنے آقا سے اس عار کی پناہ چاہتے ہیں۔

یہ وہ اشعار ہیں جس کے ذریعہ ابو العلا المعری قطع ید کے حکم میں اللہ تعالی پر اعتراض کرتا ہے، تو حق یہ کہ اس سے یوں عرض کیا

جائے۔

قُــل لِلمُعــرِّی عَــارٌ اَیُّــمَا عَــارِ
جَهْـلُ الفَتَـى وَهُـوَ عَـن ثَـوبِ التُّقَـى عَـارٍ
لاَ تُقْــدَحُنْ بُنــودُ الــشَّرَعِ عَــنْ شُــبْهٍ
عَقَائِــدُ الــدِّينِ لاَ تُقْــدَحْ بِأَشْــعَارٍ
عِــزُّ الأَمَانَــةِ أَغْلَاهــاَ وَأَرْخَــصُهَا
ذِلُّ الخِيَانَــةِ فَــافْهَمْ حِكْمَــةَ البَــارِي

معرّی سے یہ کہہ دیں ہر طرح کا عار ہے ایک ایسے نوجوان کی نادانی جو تقوی کے لباس سے عاری ہو شریعت کے بنود کسی شبہ کی بنا پر قابل طعن و تشنیع نہیں ہیں، اور نہ ہی دین کے عقائد، چند اشعار کے ذریعہ طعن و تشنیع کا نشانہ بنائے جاسکتے ہیں۔

امانت کی عزت اس کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے اور س کا سب سے سستا خیانت کی ذلت ورسوائی ہے تو اللہ رب العالمین کی حکمت

کو سمجھیں۔

اور اسی طریقے سے سچی محبت کی علامت آپؐ پر کثرت سے درود وسلام بھیجنا ہے اور دلوں اور زبانوں سے آپ کا ذکر خیر کرنا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيۡهِ وَسَلِّمُواْ تَسۡلِيمًا ﴾ [الاحزاب: ٥٦]

اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اور سچی محبت کی علامت میں سے یہ ہے کہ تعلیم وتدریس فتوی ودعوت اورامر ونہی کے ذریعہ سے لوگوں میں آپ کی سنت کی اشاعت ہو جیسا کہ آپؐ خود ارشاد فرماتے ہیں: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَو آية» یعنی لوگوں تک پہنچادو گرچہ وہ میری ایک ہی بات کیوں نہ ہو۔

اور آپ نے فرمایا: « اللہ تعالی اس شخص کے چہرے کو بارونق رکھے جو مجھ سے میری کوئی بات سنے اور اسے یاد کرے پھر اسے لوگوں تک جیسا سنا ہے ویسے ہی پہنچا دے، بہت سے تبلیغ کئے ہوئے سننے والے سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں » یہ تو آپ کی سنت کی نشر واشاعت اور اسے لوگوں میں عام کرنے کے تعلق سے تھا، رہا آپ کی سنت اور حق بات کا چھپانا، تو اس کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلْهُدَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ فِى ٱلْكِتَٰبِ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ ٱللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ ٱللَّٰعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ ﴾ [البقرة: ۱۵۹]

جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر چکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

پیارے بھائیو! اللہ کی قسم! پھر اللہ کی قسم! اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے سوا ایک مومن کے دل میں کوئی جگہ نہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی ملاقات سے بڑھ کر اس کی کوئی گر اں قدر آرزو و تمنا نہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی رضا و خوشی سے بڑھ کر کوئی بہترین عمل نہیں۔

شاعر کہتا ہے:

وَكَيفَ يُسَامَى خَيرُ مَنْ وَطِئَ الثَّرَى
وَفِي كُلِّ بَاعٍ عَن عَلَاهُ قُصُورُ
وَكُلُّ شَرِيفٍ عِندَهُ مُتَوَاضِعٌ
وَكُلُّ عَظِيمِ الْقَرْيَتَينِ حَقِيرُ

بھلا کیسے فخر میں اس شخص سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے جو لوگوں میں سب سے بہتر ہے جس نے نمناک مٹیوں کو روندا ہے، جس کی بلندی کی ہر ہر گز پر محلیں ہیں۔

اور ہر عزو شرف والا ان کے بزم میں خاکسار ہے اوردونوں قریوں کے ہر عظمت والے حقیر ہیں۔

اور ایک دوسرے شاعر نے یوں کہا ہے:

يَـــا مَادِحًـــا تُبَّعًـــا أَوْ سَـــيفَ ذِي يَـــزَنِ
دَعْهُـــمْ وَخَـــلِّ بَنِـــي شَـــدَّادٍ فِي إِرَمِ
دَعْ عَنْـكَ كِـسْرَى وَمَـنْ حَـازُوا جَـوائِزَهُ
وَكُـــلَّ أَصِـــيدٍ أَوْ مَـــا قِيـــلَ فِي هَـــرَمِ
وَاكْتُـــبْ عَلَـــى مَفْـــرَقِ التَـــأرِيخ رَئِعَـــة
مِـنَ القَـرِيضِ فَـدَتْكَ الـنَّفْسُ مِـنْ قَـدَمِ
وَامْـــدَحْ بِهَـــا أَحْمَـــدَ فِي كُـــلِّ قَافِيَـــةٍ
وَامْلأ بِـَا أَحْمَدَ فِي قَوَافِي الشِّعْرِ مِنْ حِكَمِ

اے قوم تُبّع یا ذی یزن کی تلوار کی مدح سرائی کرنے والے، انہیں چھوڑدیں، اور ساتھ ہی قوم اِرم کے بنی شداد کو بھی بھول

جائیں، اور چھوڑیں کسری کو اور انہیں جنہوں نے ان کے بڑے بڑے انعامات حاصل کئے، اور ہر صحن خانہ کو، اور ہر وہ چیزیں جو ہرم (مخروطی شکل کی عمارت جس کی کرسی مثلث یا مربع یا بہت اضلاع والی ہو) کے متعلق کہی گئی ہیں اسے بھی چھوڑ دو۔ آؤ تاریخ کے الگ الگ دور کو نہایت خوشگوار انداز میں شعر کی زبان میں لکھو، جس پر خاندانی شرافت کی وجہ سے جانیں قربان ہو گئیں۔

اور احمد کے ہر قافیہ میں مدح سرائی کرو۔ اور شعر کے ہر قافیہ میں حکمت و دانائی بھر دو۔

اے باعزت پاک سیرت... یقیناً سچی محبت اور گہرا لگاؤ یہ صرف کافی نہ ہونگے بلکہ محبت کا عنوان اور اس کی باریکیاں اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ شاعر کہتا ہے:

أَخْلِصْ لِرَبِّ الْعَرْشِ وَاتَّبِعْ رَسُولَهُ

فَمَنْ يَتَّبِعْ يَزْدَادُ حَاسِدُهُ غَمًّا

رب العرش کے لئے خلوص نیت پیدا کریں اور اس کے رسول کی اتباع و پیروی کریں، تو جو شخص بھی پیروی کرے گا آپؐ کے حاسد کا غم بڑھتا جائے گا۔

محبت کے مراتب

امام بخاری نے اپنی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ،تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں »۔

اللہ تعالی آپ سب پر رحم فرمائے یہ جان لیں کہ محبت کے دو مراتب دو میزان اور دو قسمیں ہیں:

ا۔ **واجبی محبت :** یہ محبت آپ کی لائی ہوئی شریعت کو قبول اور بتسلیم ورضا و تعظیم واحترام اسے اپنانے کا تقاضہ کرتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ﴾ [الاحزاب: ٣٦]

اور (دیکھو) کسی مومن مرد وعورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔

۲۔ فضیلت والی محبت: یہ محبت آپ کو اسوہ بنانے کا تقاضہ کرتی ہے، اور آپ کو مقتدی سمجھنے اور آپ کی سنت کی اقتدا کرنے کا تقاضہ کرتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الممتحنة: ٦]

«یقیناً تمہارے لئے ان میں اچھا نمونہ ہے»۔

بنابریں محبت رسول اور ایمان قلب مومن میں لازم وملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں، ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کی زیادتی سے بڑھتے ہیں اور گھٹنے سے کم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ انس سے مروی ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: «تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس کے اندر پائی گئیں اس نے ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو پالیا۔ ان میں سے ایک۔ اللہ اور اس کے رسول اس کے نزدیک ساری دنیا سے بڑھ کر عزیز اور محبوب ہوں۔ (بخاری ومسلم)

محبت کے اسباب

اس محبت کے کچھ ضروری اسباب ودوافع ہیں جو ہمیں رسول اکرم ﷺ کی محبت پر ہر طرح کی حرص دلاتے ہیں جن میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

بے شک رسول اللہ ﷺ سے ایک مسلمان کی محبت اس کا اللہ عزوجل سے محبت کے تابع ہے اور انہیں اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کو محبوب بنایا اور اپنی مخلوق میں سے آپ کو منتخب فرمایا تو اس چیز سے محبت جو اللہ سے محبت کرے اللہ کی محبت کے لوازم میں سے ہے جیسا کہ امام مسلم نے اپنے صحیح میں یہ حدیث بیان کیا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

« اللہ تعالی نے اسماعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا، اور کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا، اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب

کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا»۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿ ٱللَّهُ أَعۡلَمُ حَيۡثُ يَجۡعَلُ رِسَالَتَهُۥ ﴾ [الانعام: ۱۲۴]

«اس موقع کو تو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کہاں وہ اپنی پیغمبری رکھے گا»۔

آپ سے محبت کے اسباب: آپ سے محبت کے اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کا اپنی امت کے ساتھ کامل شفقت و مہربانی، اور ان کی ہدایت پر آپ کی حرص جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولٞ مِّنۡ أَنفُسِكُمۡ عَزِيزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيصٌ عَلَيۡكُم بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ رَءُوفٞ رَّحِيمٞ ﴿١٢٨﴾ ﴾ [التوبہ: ۱۲۸]

«تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گذرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں ایمان والوں کے

ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں »۔

اور فرمایا: ﴿ وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا رَحۡمَةٗ لِّلۡعَٰلَمِينَ ١٠٧ ﴾ [الأنبياء: ١٠٧]

« اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے »۔

اور انہیں اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ آپؐ کا اپنی امت کے لئے مکمل خیر خواہی اور مکمل ان کی بھلائی چاہنا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱسۡتَجِيبُواْ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمۡ لِمَا يُحۡيِيكُمۡۖ ﴾ [الانفال: ٢٤]

« اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے کہنے کو بجالاؤ، جب کہ رسول تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں »۔

اور انہیں اسباب میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ

کو کریم الخصال اور ایسا بلند و بالا اخلاق مند بنایا جس سے اللہ تعالی نے اپنی تمام مخلوق پر آپؐ کو امتیاز بخشی جیسا کہ فرمان رب ہے:

﴿ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝٤ ﴾ [القلم: ۴]

« اور بے شک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے »۔

یہ وہ مشروع حسب سنت محبت ہے اور یہی وہ حبیب ہیں اے محبت کرنے والو...

اور یہی وہ مشروع محبت ہے جس کے ذریعہ آپؐ کی نصرت یقینی ہے۔

سفارشات

(ا) آپ اور آپ کی سنت و منہج کا ادب کرنا اور اس سلسلے میں ہمارے اسلاف نے نہایت عمدہ مثالیں قائم کی ہیں، یہی وہ امام مالک رحمہ اللہ ہیں جنہیں امام دار الهجرۃ کہا جاتا ہے، جو رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بھی بغیر وضو اور خوشبو لگائے، اور مسواک کئے بغیر بیان نہیں کرتے تھے، اور زمین پر نہایت اطمنان سے بیٹھ کر ہی حدیث بیان کرتے، اور حدیث بیان کرتے وقت باہم گفتگو کرنے سے اپنے شاگردوں کو منع فرماتے، جبکہ یہ چیز ہم میں سے بہت سے اشخاص کی زندگی میں بہت کم ملتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَرۡفَعُوٓاْ أَصۡوَٰتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ ٱلنَّبِيِّ وَلَا تَجۡهَرُواْ لَهُۥ بِٱلۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ أَن

تَحۡبَطَ أَعۡمَٰلُكُمۡ وَأَنتُمۡ لَا تَشۡعُرُونَ ﴿٢﴾ [الحجرات:٢]

«اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو، اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو»۔

(۲) اجر عظیم کو اس شخص کے لئے اپنے دل میں حاضر سمجھنا جو اس محبت واتباع اور جیسا آپ نے حکم دیا ہے ٹھیک اسی شکل پر آپ کی نصرت کو بجالائے، اور وہ اس طور سے کہ وہ یہ یاد کرے «أَنتَ مَع مَن أَحبَبتَ» کہ تجھے اس کی رفاقت نصیب ہوگی جسے تو اپنا محبوب بنائے گا۔

(۳) آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے راستے پر چلنا اور آپ کی اقتدا کرنا اور آپ کے طریقے کو اختیار کرنا کمال خصال کی تکمیل ہے اور یاد کریں:

﴿ لَّقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾

[الاحزاب: ٢١]

«یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ موجود ہے»۔

(۴) آپ ﷺ کے آل بیت کی محبت، رسول اللہ ﷺ کی قرابت اور اہل بیت کی تقوی و پرہیز گاری کیوجہ سے ان سے محبت کرنا، اور ان میں سے اہل کوتاہ پر شفقت و مہربانی کرنا، آپؐ کے قول کو یاد کریں: «میں تم لوگوں کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے بارے میں»۔

(۵) آپ ﷺ کے اصحاب کرام سے محبت اور اس بات کا اعتقاد کہ انہیں کامل فضل حاصل ہے، ان تمام لوگوں پر جو احسان کے ساتھ ان کے پیروکار ہیں۔ یہی وہ اصحاب ہیں جنہوں نے نزول قرآن کا مشاہدہ کیا ہے اور تاویل وتفسیر کے معانی کو جانا و سمجھا ہے اور یاد کرو «الله ...الله في أصحابي» اللہ سے ڈرو! میرے اصحاب کے بارے میں۔

(٦) اہل علم وفضل سے محبت جو آپ کی سنت کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اور اس کی طرف سے دفاع کرتے ہیں، اور یاد کریں: «**العُلماءُ ورثة الأنبياء**» علماء وارثین انبیاء ہیں۔

(٧) ثابت شدہ سیرت نبویہ کے مطالعہ پر حرص ولگن اس کے مصادر اصلیہ میں ، اور ہمیشہ نبی مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اس امت مرحومہ پر شفقت کا دل میں احساس کرنا (اللہ آپ پر اپنی برکت نازل کرے اور آپ کے آل اور تمام اصحاب پر) اور یاد کرو:

﴿ وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَٰلَمِينَ ﴾ [الانبیاء: ١٠٧]

« اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے »۔

(٨) آپ کی قولی اور عملی سنت پر قولاً وعملاً عمل کرنا، اور یاد کرو آپ کا قول «**عليكم بسنتي**» میری سنت کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

(۹) دلوں میں یہ شعور بیدار رکھیں کہ اللہ تعالی آپ کا معاون ومدد گار ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ ٱللَّهُ ﴾ [التوبہ: ۴۰]

«اگر تم ان (نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے ان کی مدد کی»۔

لیکن کہاں ہیں وہ لوگ جو اس نصرت کا شرف حاصل کریں۔

(۱۰) آپ کے احسانات کا احساس کرنا کہ آپ ہی وہ ہیں جنہوں نے کامل اکمل اور احسن طور سے اس دین کو لوگوں تک پہنچایا ہے۔

(۱۱) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اپنی امت پر شفقت کے سلسلے میں وارد نصوص پر غور وتامل اور آپ کی ان پر رحمت وشفقت پر غور وخوض، اور یاد کریں اللہ تعالی کے اس قول کو:

﴿ ٱلنَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ﴾ [الاحزاب: ٦]

«پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں»۔

(۱۲) عمل صالح کے ذریعہ اور دباؤ سے ہر طرح سے ہٹ کر اور خارج عواطف اور نرمیوں سے دور ہو کر آپ کی نصرت میں صالح و درست نیت کا استحضار۔ اور یہ بھی اخلاص و درستگی کے ساتھ اور یاد کریں اللہ تعالی کا یہ قول:

﴿ أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلۡخَالِصُۚ ﴾ [الزمر: ۳]

«خبر دار! اللہ تعالی ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے»۔

اور فرمایا: ﴿ مَنۡ عَمِلَ صَٰلِحٗا مِّن ذَكَرٍ أَوۡ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤۡمِنٞ ﴾ [النحل: ۹۷]

«جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن با ایمان ہو»۔

(۱۳) آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے تربیتی دروس کا استنباط اور اسے روزمرہ کی زندگی میں لاگو کرنا اور اس کے ذریعہ موجودہ

بیماریوں کا علاج اور اس موضوع پر لکھے جانے والے علمی مقالات کی ہمت افزائی۔

(۱۴) علمی حلقوں کا قیام اور سنت نبویہ کے حفظ کے لئے تربیتی درسگاہوں کا قیام۔

(۱۵) حکومت کے جیلوں میں ان قیدیوں سے بعض سزاؤں کی تخفیف کرنا جو حدیث نبوی کی بعض کتابیں حفظ کرلیں۔ مثال کے طور پر اربعین نوویہ، بلوغ المرام، عمدۃ الاحکام، ادلۃ الاحکام وغیرہ۔

(۱۶) ایسے میگزین کا شائع کرنا جو سیرت نبی ﷺ کے دعوتی پہلو کو اجاگر کریں۔

(۱۷) آپ کی عطر بیز سیرت طیبہ کو مختلف زبانوں میں نشر کرنے کے لئے اور سیرت کے تعلق سے اٹھائے جانے والے شکوک وشبہات کا جواب دینے کے لئے انٹرنیٹ پر خاص سایٹ کا کھولنا۔

(۱۸) جوش پر ہوش کو مقدم رکھنے کا ہمیں ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔

(۱۹) اللہ تعالی کا یہ قول یاد کریں ﴿ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ﴾ [الأنعام: ۱۰۸]

« اور گالی مت دو ان کو جن کی یہ لوگ اللہ تعالی کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ براہ جہل حد سے گزر کر اللہ تعالی کی شان میں گستاخی کریں گے »۔

لفاظی اور اشکباری کے ہتھیار کو اپنانا یہ عجز و کمزوری کی پہچان ہے اگر کافر اس ہتھیار کو اپناتا ہے تو یہ ہمارے نجاح و کامیابی اور غلبہ کی پہچان ہے۔

(۲۰) غوروخوض کا آخری توجہ:

الف۔ امام مالک رحمہ اللہ جب نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ذکر فرماتے تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔

ب۔ امام تجیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہر مومن پر یہ واجب ہے کہ جب وہ آپ کا ذکر کرے یا اس کے پاس آپ کا ذکر خیر ہو تو وہ

مطیع وتابع ہو جائے ،اظہار عجز کرے ، باوقار بنے، جنبش وحرکت سے باز آجائے۔اور آپ کی ہیبت اور آپ کا جلال ایسے ہی قائم رکھے کہ گویا نبی ﷺ اس کے روبرو ہیں، اور ایسے باادب ہو جائے جیسے ادب اختیار کرنے کی اللہ نے ہمیں خبر دی ہے۔

ج امام محدث عبدالرحمن بن مہدی جب نبی کریم ﷺ کی حدیث پڑھتے تو لوگوں کو خاموش رہنے کا حکم دیتے اور کہتے کہ نبی ﷺ کی آواز پر تم لوگ اپنی آوازیں بلند نہ کرو، اور وہ اس کی تفسیر یوں کرتے تھے کہ آپ ﷺ کی حدیث پڑھنے کے وقت لوگوں کو خاموش کرنا ایسے واجب ہے جیسے کہ آپ کے قول کو سننے کے وقت خاموش رہنا واجب ہے ، اللہ تعالی مجھے اور آپ سب کو سید المرسلین امام الموحدین اور وضو کے آثار چمکنے والے مومنین کے قائد اور رہنما کے طریقے کا متبع وفرمانبردار بنائے۔ آمین

تنبیہ

رہی ممنوع بدعت تو اس سلسلے میں مشت از خرِ دارے کے طور پر ہم چند مثالوں کے ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

ایک بدعتی جب مدینہ میں رسول ﷺ کی قبر کے پاس آیا تو اس نے یوں کہا:

يَارَسُولَ الله يَامَن ذِكْرَهُ
فِي نهَارِ الحَشَرِ رَمزاً ومَقَاماً
فَأَقِلْنِي عَثْرَتِي يَاَ سَيِّدِي
فِي اِكْتِسَابِ الذَنْب فِي خَمْسِينَ عَاماً

اے اللہ کے رسول! اے وہ ذات جس کا ذکر کرنا بروز محشر بلندی کی شناخت اور اعلی مقام کا سبب ہو گی۔ اے میرے آقا میری لغزشوں کو ختم کر دیں جن گناہوں کو میں نے پچاس سالوں میں کمایا ہے۔

سبحان اللہ ! کون ہے وہ ذات جو لغزشوں کو اللہ کے سوا مٹاتی ہے ؟اور کون ہے وہ ذات جو اللہ کے سوا خطاؤں کو معاف کرتی ہے ؟ کون ہے وہ ذات جو اللہ کے سوا شفا اور عافیت بخشتی ہے ؟۔

﴿ وَٱتَّخَذُواْ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً لَّا يَخْلُقُونَ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴾ [الفرقان: ۳]

« ان لوگوں نے اللہ کے سوا جنہیں اپنے معبود ٹھہرا رکھے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کرسکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں » ۔

اور لوگ نبی ﷺ کا یہ قول بھول گئے:

«لَا تَطرُوني كَما أَطْرَتِ النَّصارىٰ ابنَ مَريَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا: عَبدُالله وَرَسُولُه»۔

« دیکھو! میری تعریف میں غلو نہ کرنا جس طرح نصاری نے ابن مریم کی تعریف میں غلو کیا ہے ، بے شک میں بندہ ہوں ، لہذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو » ۔

بوصیری آئے اور کہنے لگے:

يَـا أَكْـرَمَ الْـخَلْقِ مَـالِي مَـن أَلُوذُبِـهِ
سِـوَاکَ عِنـدَ حُلُـولِ الْـحَادِثِ العمـم
إِن لَمْ تَكُـن فِي قِيَـامِي آخِـذاً بِيَـدِي
فَـضْلاً وإِلاَّ فَقُـلْ يَـا زَلَّـةَ الْقَـدَمِ
فَـإِنَّ مِـنْ جُـودِکَ الـدُنيا وَضَرَّتِهَـا
وَمِـنْ عُلُومِـکَ عِلْـمُ اللَّـوحِ وَالقَلَـمِ

اے مخلوق کے سب سے باعزت میرے پاس آپ کے سوا کوئی نہیں ہے جس کی پناہ حاصل کروں عام مصیبتوں کے نزول کے وقت، اگر آپ میرے کھڑے ہونے میں اپنے فضل وکرم سے میری دستگیری نہ کرتے تو میرے قدم ضرور ٹھوکر کھا جاتے، آپ کی سخاوت کا ادنی حصہ زمین وآسمان کا وجود ہے، اور آپ کے علم کا ادنی حصہ لوح وقلم کا علم ہے۔

تو بھلا بتلائیے بوصیری نے اللہ عزوجل کے لئے کیا چھوڑا، وہ اللہ جو نہایت باعزت بابرکت بلند وبالا اور پاکیزہ ومقدس ہے ان چیزوں

سے جو ظالم لوگ اس کے بارے میں کہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿كَبُرَتۡ كَلِمَةً تَخۡرُجُ مِنۡ أَفۡوَٰهِهِمۡۚ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا﴾ [الفرقان: ۳]

« یہ تہمت بڑی بری ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے وہ نرا جھوٹ بک رہے ہیں »۔

پیارے بھائیو! رب ذوالجلال فرماتا ہے:

﴿إِنَّهُۥ مَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدۡ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِ ٱلۡجَنَّةَ وَمَأۡوَىٰهُ ٱلنَّارُۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنۡ أَنصَارٍ﴾ [المائدہ: ۷۲]

«یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کردی ہے ، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا »۔

اے اللہ! ہم تجھ سے قول میں درستگی اور تیرے نبی معصوم کے سچی محبت کے طلبگار ہیں، آپ کی سنت سے دفاع اور قولا و عملا

واعتقادا آپ کی نصرت کے لئے تجھ سے سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں عمل میں استقامت اور دل کی سلامتی کی گرچہ جسم مریض ہو، اور روح کی درستگی گرچہ اعضاء وجوارح مریض ہوں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ایسی استقامت کا سوال کرتے ہیں جس پر چل کر ہم جنت کے راستے تک پہنچیں اور ایسی ہدایت کے طلبگار ہیں جس کے ذریعہ ہم جنت کے دروازے پر دستک دیں، اور ایسی توفیق مانگتے ہیں جو ہمیں جنتیوں تک پہنچائے۔ اور ایسی کرامت کا سوال کرتے ہیں جو ہمیں تیرے نبی کے ساتھ اعلی وارفع جنتیوں میں سے بنادے، اور ایسی کرامت کا سوال کرتے ہیں جس کے ذریعہ تو ہمیں انبیاء صدیقین شہداء اور نیکوکار کی رفاقت نصیب فرمادے۔ اور ان کی رفاقت کیا ہی عمدہ رفاقت ہے۔

اے اللہ! تو ہمارے معاملے کو آسان کردے تو ہمارے گھروں میں ہماری حفاظت فرما اور ہمارے ائمہ اور پیشوا کی اصلاح

کر دے اور ہمارے اولیاء الامور کی اصلاح فرمادے۔

اے اللہ ! انہیں حق کو حق دکھا اور اس کی اتباع کی انہیں توفیق عطا فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے اجتناب کی انہیں توفیق دے۔

اے اللہ ! پریشانیوں اور تنگیوں میں ان کی مدد فرما اور حقائق کے چہرے ان کے لئے آشکارا کر دے، اور اے اللہ !اپنے دین کے معالم پر انہیں غیرت عطا فرما... اے سارے جہان کے پالنہار....۔

اور اللہ تعالی بالا و برتر اور خوب جاننے والا ہے اور علم کا تعلق اس سے نہایت صحیح وسالم ہے۔ اللہ کی رحمتیں ہوں محمد ﷺ پر اور آپ کے آل واصحاب پر اور اللہ کی سلامتی ہو ان سب پر۔

اے رب... اے رب ہم تجھے گواہ بناتے ہیں کہ ہمیں اذیت وتکلیف پہنچی ہے ان تمام باتوں سے جنہیں بیوقوفوں نے تیرے نبی کی شان میں کی ہیں۔

اے اللہ ! اس عمل کو تو ہمارے لئے خالص اپنی رضا کے لئے

اور اپنے نبی کی سنت کی جانب سے دفاع کے طور پر لکھ لے۔

اے اللہ! یہ میرا عذر ہے ان چیزوں میں جس کی میں طاقت رکھتا ہوں۔

اے اللہ! تو مجھ سے ان چیزوں کو معاف کردے جس کی میں طاقت نہیں رکھتا۔

اے رب العالمین! تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی نعمت سے تمام نیک اعمال پائے تکمیل کو پہنچتے ہیں۔

اللہ کی رحم وکرم کا محتاج

محمد بن سرار بن علي اليامي

امام جامع الصغير الرياض

ومعلم للعلوم الشرعية بوزارة التربية والتعليم

۲۸/ صفر ۱۴۲۷ھ - ۲۸/ مارچ ۲۰۰٦م